قربانی میں 45ہزار کا ایک موٹا تازہ بکرا افضل ہے یا 45ہزار کے 3 بکرے کرنا افضل ہے؟

مجیب: مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر: Book-161

تاریخ اجراء: 30ذیقعدہ1438ھ/23اگست2017ء

دارالافتاء اہلسنت
(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیانِ شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ ایک بکرا جس کی قیمت 45ہزار روپے ہے اور 3 بکرے جن میں سے ہر ایک کی قیمت 15،15ہزار روپے ہے ان 3 بکروں کی مجموعی مالیت 45ہزار روپے بنتی ہے، جبکہ 45ہزار والا بکرا 15ہزار والے بکروں کی بنسبت موٹا، فربہ اور خوبصورت ہے۔

اس بارے میں سوال یہ ہے کہ ایک شخص کا اپنی طرف سے 45ہزار کے صرف ایک بکرے کی قربانی کرنا افضل ہے یا 45ہزار کے 3 بکروں کی قربانی کرنا افضل ہے؟

بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

شریعت مطہرہ میں قربانی کے جانور میں افضیلت کا مدار تعداد پر نہیں، بلکہ قیمت اور گوشت کے اعتبار سے اعلیٰ ہونے پر ہے یعنی اس کی قیمت اور گوشت دوسروں کی بنسبت مقدار میں زیادہ ہو، لہٰذا صورت مسؤلہ میں جس جانور کی قیمت 45ہزار ہے اور دوسروں کی بنسبت موٹا اور فربہ ہے، اس کی قربانی کرنا 15,15ہزار کے تین جانوروں کی قربانی کرنے سے افضل ہے۔

کس طرح کے جانور کی قربانی کرنا افضل ہے اس بارے میں حدیث پاک میں ہے: ”إن أفضل الضحايا أغلاها وأسمنها“ یعنی: قیمت اور گوشت کے اعتبار سے اعلیٰ جانور کی قربانی کرنا افضل ہے۔(المستدرک للحاکم، ج4، ص257، دارالکتب العلمیۃ، بیروت)

علامہ عبد الرؤف المناوی اس حدیث مبارک کی شرح کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: ”(ان أفضل الضحايا أغلاها) أي ارفعها ثمنا (واسمنها) أكثرها شحما ولحما فالأسمن أفضل من العدد“ یعنی: اغلاھا کا

مطلب یہ ہے کہ قیمت کے اعتبار سے زیادہ ہو اور اسمنھا کا مطلب یہ ہے کہ گوشت اور چربی کے اعتبار سے زیادہ ہو اور موٹا اور فربہ ہونا تعداد سے افضل ہے۔(التیسیر بشرح الجامع الصغیر، ج1، ص312، مکتبة الإمام الشافعی، الریاض)

امام نووی علیہ الرحمۃ شرح صحیح مسلم میں لکھتے ہیں: "فإن التضحية بشاة سمينة أفضل من التضحية بشاتين دونها في السمن" یعنی: ایک موٹی اور فربہ بکری کی قربانی کرنا ان دو بکریوں کی قربانی سے افضل ہے، جو اس سے موٹے اور فربہ ہونے میں کم ہو۔(شرح النووی علی مسلم، ج2، ص79، دار إحیاء التراث العربی، بیروت)

ایک جانور جو دو جانوروں کی بنسبت اعلیٰ ہو اس کی قربانی کے افضل ہونے کے بارے میں محیط البرہانی میں ہے: "شراء الأضحية بثلاثين درهماً شاتان أفضل من شراء واحدة قال: وشراء الواحدة بعشرين أفضل من شراء شاتين بعشرين لأن بثلاثين درهماً توجد شاتان على مايجب من كمال الاضحية فى السن والكبر، ولا يوجد بعشرين كذلك حتى لو وجد كان شراء الشاتين أفضل، ولو لم يوجد بثلاثين كذلك كان شراء الواحدة أفضل" یعنی: قربانی کے لیے دو بکریاں تیس درہم کی خریدنا ایک بکری خریدنے سے افضل ہے اور کہا کہ بیس درہم کی ایک بکری خریدنا، بیس درہم کی دو بکریاں خریدنے سے افضل ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ تیس درہم والی دو بکریوں سے عمر اور بڑے ہونے کی وجہ سے قربانی کی ادائیگی کمال طریقے سے ہوگی بنسبت بیس درہم والی ان دو بکریوں سے جو ان صفات پر نہیں۔ یہاں تک کہ مذکورہ صفات اگر بیس درہم والی ان دو بکریوں میں پائی جائیں تو یہ افضل ہو جائیں گی اور اگر مذکورہ صفات تیس درہم والی بکریوں میں بھی نہ پائی جائیں تو بیس درہم والی ایک بکری کی قربانی کرنا افضل ہوگا۔(المحیط البرہانی فی الفقہ النعمانی، ج6، ص94، دار الکتب العلمیة، بیروت، لبنان)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم